Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — (ایڈیٹر): نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ — اتوار ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۰۹ ھ ، ۳۰ وفا ۱۳۶۸ ہش ، ۳۰ جولائی ۱۹۸۹ء — نمبر ۱۷۲

اخبار احمدیہ

سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلے میں بیرونی ممالک کے دورے پر ہیں خدا کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے

نئی صدی کے آغاز سے دنیا بھر کی جماعتیں ایک بہارِ نو کی لذّت محسوس کر رہی ہیں

اگر آپ روحانی طور پر تنومند رہیں گے تو کوئی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا

منافقانہ باتیں سن کر جماعت کو اس کی اطلاع نہ دینا روحانی طور پر بیمار ہونے کے مترادف ہے

تمام شرارتوں سے بچنے کا آخری حربہ دعا ہی ہے، بدلتے حالات میں پہلے سے بھی بڑھ کر دعاؤں کی طرف متوجہ ہوں

جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر یونیورسٹی آف میری لین۔ بالٹی مور کے مقام پر ۲۳ جون ۱۹۸۹ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ احمدیت کی نئی صدی کے آغاز کے ساتھ تمام دنیا کی احمدی جماعتیں ایک بہارِ نو کی آمد کی لذّت محسوس کر رہی ہیں اور ایک عظیم الشان اور خوش کن تغیّر کا شدید احساس افریقہ، یورپ، امریکہ، ایشیا اور آسٹریلیا میں بسنے والے احمدیوں میں پیدا ہو چکا ہے۔ اور یہ تغیّر اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے تحت آپ کو احمدیت کی شاندار فتح کے ایک نئے دَور میں داخل کر رہا ہے۔ اور دین کی فتحِ عظیم آپ کے ذریعہ سے اور آپ کی مساعی سے نصیب ہونی قرار پا چکی ہے۔

حضور نے فرمایا علاوہ ازیں ایک اور بڑے تغیّر کے رُو پذیر ہونے کے واضح آثار نظر آ رہے ہیں اور وہ غیروں کے احمدیت کے بارہ میں رویّہ میں تبدیلی ہے۔ نئی صدی کے آغاز ہی سے تمام دنیا کے ممالک احمدیت میں انتہائی سنجیدگی سے دلچسپی لے رہے ہیں اور دنیا کی مختلف حکومتیں اور عوام احمدیت کے متعلق اپنے نظریات کا جائزہ لیتے ہوئے ایک نئے تغیّر کا اظہار کر رہے ہیں اور یقیناً وہ احمدیت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ ادب اور احترام کی نظر سے دیکھ رہے ہیں اسی طرح دنیا کے تمام ذرائع ابلاغ بھی جماعت احمدیہ میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا نیک تغیّرات کے نئے دَور میں جب جماعت پر ترقی کی صبح طلوع ہو رہی ہو تو اس وقت بعض خطرات بھی لاحق ہوتے ہیں، جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے اطلاع دی ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اُن لوگوں سے خبردار رہنا چاہیئے جو جماعت میں گھُس کر افراد جماعت کی باہمی محبت اور اتحاد کی گرہ کو کمزور کرنا چاہتے ہیں اور ان لوگوں سے بھی جو جماعت کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر حسد کے ہاتھوں مجبور ہو کر جماعت پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان سے بچاؤ کا طریقہ بھی بار بار بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے ذریعہ دشمن کے بد ارادوں سے حفاظت طلب کرتے رہنا چاہیئے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان دعاؤں کے نتیجہ میں وہ نہ صرف تمام موجودہ خطرات سے محفوظ رکھے گا بلکہ آئندہ کے خطرات سے بھی حفاظت فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ایک روشن اور کامیاب و کامران مستقبل کی ضمانت عنایت فرمائے گا۔

دشمن کے ہاتھوں جماعت کو پہنچنے والی جسمانی یا جذباتی تکالیف سے کہیں بڑھ کر جو بعض دوسرے خطرات ہیں ان کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انتہائی خطرناک اور تخریبی امر یہ ہے کہ دِلوں میں شک و شبہ اور وساوس گھر کر جائیں اور خاموشی سے اس مہلک بیماری کو پھیلنے دیا جائے۔ ان خطرات کی طرف اللہ تعالیٰ نے متوجہ فرمایا ہے کہ "الخنّاس" وہ لوگ ہیں جو چھپکے سے حملہ کر کے غائب ہو جائیں اور جس پر حملہ ہو اُسے اُس بات کی خبر ہی نہ ہو کہ اُس کی رُوح مجرُوح کر دی گئی ہے اور وہ اسے ایک دوست کی ہمدردانہ بات ہی سمجھتا رہے۔ اس وقت اس خطرناک برائی کے نفوذ کی کوشش ہر جگہ جاری نظر آتی ہے۔ اور نئی صدی کے آغاز ہی سے یہ کوشش بہت زور پکڑ چکی ہے۔ نہ صرف پاکستان سے بلکہ انگلینڈ اور دوسرے ممالک سے ایسی اطلاعات مل رہی ہیں اور صاف نظر آ رہا ہے کہ ایک جانی بوجھی شرارت کے طور پر احمدیوں کے دل و دماغ میں شک و شبہات اور وساوس کے بیج بوئے جا رہے ہیں اور بدی کی طاقتیں اپنا پورا زور لگا رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جس طرح ایک صحت مند جسم بیماری کے تمام جراثیم کا متواتر مقابلہ کرتا رہتا ہے اور ان کے حملوں کو ناکام بنائے رکھتا ہے۔ اسی طرح ایک صحت مند جماعت شرارت کے تمام جراثیم کا مؤثر مقابلہ کر کے انہیں ناکام رکھتی ہے اور اپنا مکمل دفاع کرتی ہے۔ اس لئے جب تک جماعت احمدیہ روحانی طور پر صحت مند ہے اسوقت تک اس بات کا قطعی کوئی خطرہ نہیں کہ دشمن کے یہ پوشیدہ وار کامیاب ہو جائیں گے۔ اس لئے میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ جماعت احمدیہ روحانی طور پر تنومند رہے اور روحانیت کے ایک اعلیٰ و ارفع مقام پر رہے اور بہترین اخلاقی تعلیمات پر عملی طور پر پابند رہے۔ تقویٰ سے پُر رہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : مسعود احمد ، پرنٹر : قاضی منیر احمد ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت : دار النصر غربی ربوہ ، قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ ۔ جولائی ۱۹۸۹ء

سادہ زندگی

سادہ زندگی کے متعلق حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس سے کن کن چیزوں کا تعلق ہے ۔ کونسی چیز خریدی جائے تو کہا جائے گا کہ سادگی کے خلاف ہے اور کیا کچھ نہ کیا جائے تو ہم کہہ سکیں کہ یہ ہے سادہ زندگی کا ڈھنگ ۔ کیونکہ ہر شخص کی سادگی الگ الگ رنگ رکھتی ہے ۔ ایک شخص ایک بات کرتا ہے یعنی کوئی چیز خریدتا ہے تو اس کے لئے زندگی سادہ ہی رہتی ہے اور دوسرا شخص اس چیز کو حاصل کرتا ہے تو ہم اسے فضول خرچ کہہ سکتے ہیں ۔ یا یہ کہ وہ سادہ زندگی بسر نہیں کررہا ۔

حقیقت یہ ہے کہ سادگی انسانی دل اور انسانی ذہن اور معاشرے کے مختلف طبقات سے مختلف رنگ میں تعلق رکھتی ہے ۔ ایک شخص صرف بائیسکل خرید سکتا ہے اور اپنی شان کے اظہار کے لیئے موٹر سائیکل خرید لیتا ہے یا کوٹ کا کپڑا ڈیڑھ سو روپے گز کے حساب سے وہ خرید سکتا ہے اور خریدتا ہے پانچ سو روپے گز والا کپڑا ۔ لیکن اس کے مقابل پر ایک اور شخص ہے ۔ وہ پانچ سو روپے گز والا کپڑا خرید سکتا ہے ۔ لیکن خریدتا ہے چار سو روپے گز والا کپڑا ۔ سادگی اور سادہ زندگی خود ہی واضح ہو جاتی ہے ۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرتا رہے) نے اس سلسلہ میں خوراک لباس ۔ زیورات کے متعلق تفصیلی ذکر فرما کر سادگی کی تلقین فرمائی تھی ۔ اب بھی اگر دیکھا جائے یہ نہایت اہم ہے کہ ہم سادہ زندگی بسر کریں ۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ ہمیں دین کی خدمت کرنی ہے ۔ ہم میں سے ہر شخص کو اپنے معیار کے مطابق سادگی اختیار کرنے کی ضرورت ہے ۔ حال ہی میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں بہت سے کام کرنے ہیں اور ان سب کاموں کے لئے روپے کی ضرورت ہے ۔ آئیے ہم پہلے سے بڑھ کر قربانی کرنے کیلئے پہلے سے زیادہ سادگی اختیار کریں ۔

جفا سے ڈر کر کبھی کسی نے سکون پایا ہے تو بتاؤ
وفا کی راہوں پہ چل کے دِل میں مَلال آیا ہے تو بتاؤ
تم اپنی اقدار کو ہمیشہ نگاہ و دِل میں عزیز رکھو
کسی نے بے رَہروی سے کوئی مقام پایا ہے تو بتاؤ

الو الاقبال

جو بات بنائے نہیں بنتی وہ بناؤ
اے میرے گناہوں کی پسندیدہ خطاؤ

پیتا ہوں تو پیتا ہی چلا جاتا ہوں دن رات
برسو تو برستی ہی چلی جاؤ گھٹاؤ

لے آیا کوئی دو توں کناروں کو مرے پاس
لوگوں نے بہت چاہا ڈبو دیں مری ناؤ

دار و رسن وطوق وسلاسل ہیں سلامت
جانباز جوانوں کی حمیت کو جگاؤ

پَر پُرزے نکل آئے ہیں شوریدہ سری کے
ارزاں نہ کسی طرح کرو امن کا بھاؤ

کشکول فقیری بھی بنا دیتا ہے کُندن
سونے کو دکھاؤ تو یہی آگ دکھاؤ

جو آ کے مری راہ میں بے راہ ہُوا ہے
اُس شخص کو منزل سے نہیں کوئی لگاؤ

میں نے تو عدالت کے کٹہرے میں بھی دیکھا
جھوٹوں کا فقط جھوٹ کی جانب ہے جھکاؤ

آ کر ہی رہو گے مری پرواز کی زد میں
افلاک سے اونچے بھی جو چاہو تو چلے جاؤ

تو پھُول سمجھتا ہے نسیمؔ اور ترا غیر
اس بات پہ خوش ہے کہ تجھے دیتا ہے گھاؤ

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر کیپٹن
عطاء اللہ خان ملک

قبولِ احمدیت کا ایک واقعہ

محترم ڈاکٹر عمرالدین صاحب کیسے احمدی ہوئے

عزیز سہیل شوق صاحب کا مضمون الفضل میں پڑھا۔ جس میں "مکھیوں اور مچھروں کی انسدادی مہم" کے ضمن میں ڈاکٹر عمرالدین صاحب سدھو کے حالات تعلیم اور سروس لکھے تھے اور وقف زندگی کے بعد انکی کارگزاری کے متعلق بھی ذکر تھا لیکن ان حالات میں ایک کمی رہ گئی تھی۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے قبول احمدیت کے واقعات نہیں دریافت کئے گئے تھے اور ڈاکٹر صاحب نے بھی اس کا ذکر کرنا ضروری نہ سمجھا۔ لیکن میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بطور تحدیث نعمت ان کا قبول احمدیت کے واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ جو مختصراً حسب ذیل ہے

ڈاکٹر صاحب پہلے بطور ڈسپنسر پانچ سال سروس کرتے رہے تھے ہر سال میٹرک پاس ڈسپنسرز کا انتخاب انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز کی طرف سے ہوتا تھا جس میں پانچ سال سروس بطور ڈسپنسر لازمی تھی اور ان کو داخلہ میڈیکل سکول میں ملتا تھا۔ اور سرکاری وظیفہ بھی۔ اس طرح ۱۹۳۱ء میں ڈاکٹر صاحب منتخب ہو کر میڈیکل سکول امرتسر میں داخل ہوئے تھے اور عمر میں مجھ سے پانچ سال بڑے ہیں۔ لیکن میں چونکہ ان سے پہلے میڈیکل سکول میں داخل ہوا تھا۔ ان سے بطور سٹوڈنٹ سنیئر تھا۔

ان کے داخلہ کے سال اکتوبر میں غالباً ان سے سرسری ملاقات ہوئی۔ جبکہ مسلم میڈیکل سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے چند طلباء کے ساتھ (جو ڈاکٹر صاحب سمیت سب عہدیدار تھے) ہوسٹل میں چکر لگا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آج رات معراج النبی کے فضائل پر ایک مولوی صاحب میڈیکل سکول کی مسجد میں وعظ فرمائینگے۔ سب مسلمان طلباء کو ضرور جانا اور شریک ثواب ہونا چاہیئے۔ اس وقت جب ان کی نظر مجھ پر پڑی اور ایک اور احمدی دوست جو میرے ہی ساتھ کمرہ میں رہتے تھے تو عمرالدین صاحب کہنے لگے کہ یہ مرزائی تو معراج النبی کے قائل ہی نہیں اور اس کو محض ایک خواب سمجھتے ہیں۔ اور اتنی سی بات کہہ کر دوسرے لڑکوں کے ساتھ ہمارے کمرہ سے چلے گئے مگر مجھے معلوم نہیں کیوں یہ تاثر پیدا ہوا کہ یہ شخص بظاہر معقول معلوم ہوتا ہے۔ اس کو کسی طرح دعوت احمدیت دی جائے۔ چنانچہ میں نے کچھ عرصہ کے بعد ملک عبدالرحمن صاحب خادم وغیرہ کے بعض پمفلٹ لاکر ان کو دینے شروع کئے۔ جس کو یہ لے لیتے رہے۔ مگر کبھی کوئی تبادلہ خیالات نہیں کیا۔ پھر چند ماہ بعد میں نے حضرت فضل عمر کا خطبہ الفضل خطبہ نمبر کی صورت میں دینا شروع کیا۔ وہ بھی یہ خاموشی سے لے لیتے اور پڑھنے کے بعد واپس کر دیتے۔ البتہ ایک دفعہ یہ کہا کہ آپ خطبہ نمبر مجھے ضرور دیا کریں چونکہ اس سے میری دینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر یہ سلسلہ کئی ماہ جاری رہا۔ پھر ایک دفعہ کہا کہ مرزا صاحب پر لوگ بہت قسم کے اعتراض کرتے ہیں۔ امتحان کے بعد کسی قدر فرصت ہوگی۔ مجھے کوئی ایسی کتاب دیں جس میں ان اعتراضات کے جواب ہوں۔ میں نے امیر جماعت احمدیہ امرتسر (ڈاکٹر معراج الدین صاحب) سے ذکر کیا تو انہوں نے مولوی ابوالعطا صاحب جالندھری کی کتاب "تفہیمات ربانیہ" پڑھنے کے لئے دی جو کہ میں نے ڈاکٹر صاحب کو دی۔ یہ انہوں نے پڑھ کر تسلی سے کافی عرصہ کے بعد مجھے واپس دی اور شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس کو پڑھ کر میرے شکوک و شبہات بہت حد تک دور ہو گئے ہیں۔ لیکن اب مجھے مرزا صاحب کی کوئی کتاب پڑھنے کے لئے دیں میں نے پھر امیر صاحب سے کتاب حقیقۃ الوحی لے کر ان کو دی۔ جو کہ پڑھ کر انہوں نے مجھے واپس کی (شاید ایک آدھ کتاب اور بھی دی ہو) اور مجھے کہا کہ اب میرا کافی انشراح صدر ہو گیا ہے۔ انہی دنوں ۳۳ء میں "نادر شاہ" کے متعلق الفضل میں مضمون چھپا جو ان کو پڑھنے کے لئے دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ کتاب جس میں یہ پیشگوئی پہلے چھپی ہوئی ہے دکھا دیں۔ چنانچہ میں کتاب "البشریٰ" حضرت امیر صاحب سے لایا اور ان کو دکھائی۔ جس سے انکی تسلی ہو گئی اب اس کے بعد میں ڈاکٹر صاحب کو قادیان اپنے ساتھ چلنے کی تاکید کرتا رہا۔ مگر یہ اس کو کافی عرصہ ٹالتے رہے۔ بعد میں میرے اصرار پر کہنے لگے کہ میں صرف جمعہ پڑھنے کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ بشرطیکہ جمعہ کے روز تعطیل ہو (چونکہ ان دنوں اتوار کو تعطیل ہوتی تھی) اور یہ کہ جمعرات کی شام کو جا کر جمعہ پڑھ کر شام کی گاڑی واپس آجائیں تاکہ پڑھائی ضائع نہ ہو۔

خدا کا کرنا یوں ہوا کہ اپریل میں امتحانات کے بعد اگلی کلاس کی پڑھائی شروع ہوئی تھی کہ جمعہ کے روز ہندوؤں کے کسی تہوار کی وجہ سے تعطیل تھی۔ سو میں نے بالآخر اصرار کر کے ڈاکٹر صاحب کو تیار کر لیا کہ جمعرات کی شام میرے ساتھ قادیان چلیں۔ اور اپنے گھر واقع دارالفضل میں ٹھہرایا اور بڑے بھائی مکرم ملک صلاح الدین صاحب سے بھی تعارف کرایا (ملک صاحب ۱۹۳۱ء میں مولوی فاضل پاس کر کے بی۔ اے انگلش کی پرائیویٹ تیاری کر رہے تھے۔ اگلے سال ۱۹۳۲ء میں بی۔ اے کرنے کے بعد اورنٹیل کالج لاہور داخلہ مل گیا اور وہاں سے انہوں نے ۱۹۳۶ء میں ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل پاس کیا اور گولڈ میڈلسٹ بنے تھے اور زندگی وقف کی۔

ڈاکٹر صاحب حضور سے ملاقات کے بھی خواہشمند تھے۔ مگر ان کو بتلایا گیا کہ جمعہ کے روز ملاقات نہیں ہوتی۔ البتہ اگر ایک روز اور ٹھہر سکیں تو ملاقات ہو سکے گی۔ مگر ڈاکٹر صاحب ایک روز مزید ٹھہرنے پر راضی نہ تھے۔

بہرحال ہم بیت اقصیٰ میں جمعہ کے لئے پہنچ گئے اور خطبہ جمعہ سنا۔ جس کے آخر میں حضور نے اعلان فرمایا کہ بعض احباب ملاقات یا بیعت کے لئے آئے ہوئے ہیں وہ جمعہ کے بعد آگے آجائیں۔ چنانچہ ادائیگی سنت کے بعد ڈاکٹر صاحب میرے ساتھ حضور کے قریب پہنچ گئے اور سب سے پہلے انہوں نے اپنا ہاتھ حضور کے ہاتھ پر رکھا اور حضور نے بیعت لی۔ بیعت سے پہلے یا بعد حضور نے ان کا نام پتہ رہائش اور پیشہ کے متعلق دریافت فرمایا اور یہ بھی حضور کو پتہ لگا کہ اپنے خاندان میں یہ پہلے احمدی ہیں۔ اس طرح بیعت کے بعد واپس آئے بعد میں مخالفت کے باوجود بہت ثابت قدم رہے۔ اس طرح میری ۱½ سالہ کوشش سے ڈاکٹر صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

<u>بعد کے حالات</u>: ڈاکٹر صاحب نے سروس کے دوران دوسری جنگ عظیم میں بھی فوجی خدمات سرانجام دیں اور کمیشن ملا۔ اسی طرح میں نے بھی فوجی سروس کی اور کمیشن ملا۔ پھر ان سے ملاقات پاکستان بننے پر ہوئی انہوں نے بھی لاہور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے دو سال کورس کر کے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کیا۔ اور میں نے ان سے بعد۔ لیکن میں نے ڈی ایم۔ آر۔ ای (یعنی ایکسرے ڈپلومہ کورس بھی کیا) جسکی بناء پر سپیشلسٹ (ریڈیالوجسٹ) ہو گیا۔ ہم اس کے بعد راولپنڈی چند ماہ ایک ہی کوٹھی کے دو حصوں میں اکٹھے رہے۔ جس کے بعد ڈاکٹر صاحب شیخوپورہ بطور انٹی ملیریا افسر تبدیل ہو گئے۔ اور میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں بطور ریڈیالوجسٹ لگا ہوا تھا۔ کہ میرا انتخاب حکومت پاکستان کی طرف سے جنوری ۱۹۶۲ء میں سعودی عرب ڈیپوٹیشن سروس پر جانے کے لئے ہو گیا۔ جبکہ دوسرے ڈاکٹر سپیشلسٹ بھی ایک گروپ میں میرے ساتھ روانہ ہوئے تھے اور وہاں میں مکہ مکرمہ اور جدہ تیرہ سال تعینات رہا۔

ڈاکٹر عمرالدین صاحب نے ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کی اور احمدیہ ڈسپنسری لیگوس نائیجیریا سے جدہ تشریف لائے اور میرے پاس ٹھہرے جس سے بہت خوشی ہوئی۔

دینی باتوں سے
تمسخر نہیں کرنا چاہیئے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) کی ڈائری یکم جون ۱۹۲۲ء سے ایک اقتباس

حضور نے فرمایا:۔

"میں نے پہلے بھی کئی بار نصیحت کی ہے کہ دین کی باتوں میں تمسخر اور ہنسی نہیں کرنی چاہیئے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایمان سلب ہو جاتا ہے ہنسی اور مزاح کے انسان کو اور بیسیوں مواقع اور بیسیوں باتیں مل سکتی ہیں۔ بات بات میں انسان خود ہنس سکتا اور دوسروں کو ہنسا سکتا ہے اور یہ ناجائز بھی نہیں اور حضرت بانی سلسلہ تو بہت ہی کرتے تھے۔ لیکن ان کا محل اور موقع ہوتا ہے۔ اور دین سے ہنسی کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔"

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۲۲ء)

ہمیشہ مسکراتے رہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ محمد صدیق

کینیا مشرقی افریقہ کا ایک ملک

کینیا مشرقی افریقہ کا ایک خوبصورت ملک ہے اور حسین قدرتی مناظر کے باعث دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اکناف عالم سے سیاحوں کی کثیر تعداد سیر و تفریح کے لئے کینیا آتی ہے۔ سیاحوں کی آمد و رفت سے خطیر رقم زرمبادلہ کے طور پر اس ملک کو حاصل ہوتی ہے۔ کینیا کی آبادی قریباً اٹھارہ ملین رقبہ دو لاکھ انیس ہزار سات سو تیس مربع میل۔ اور اس کا دارالحکومت نیروبی ہے۔ کینیا کے خوبصورت مقامات کا نظارہ کرنے کے لئے ہم اسے تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:-

پہلا حصہ: ایسے وسیع جنگلات کا ہے جہاں جنگلی حیوانات اور خونخوار درندوں کی کثرت سیاحوں کی دلچسپی کا باعث ہے۔

دوسرا حصہ: سرسبز و شاداب پہاڑی وادیوں کا ہے۔ اس حصہ میں NAKURU سے KARICHO تک کا وہ علاقہ بھی ہے جہاں چائے کے باغات مخملیں بستر کی مانند بچھے ہوئے، زائرین کو ایک عجیب سرور بخشتے ہیں۔

تیسرا حصہ: ساحلی ہے۔ اس میں ممباسہ آئی لینڈ۔ مالینڈی اور لامو آئی لینڈ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مضمون زیر قلم میں راقم قارئین کی خدمت میں ممباسہ کے بارہ میں اپنی یادداشت سے چند باتیں پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔

ممباسہ کی خصوصیات

ممباسہ خوبصورت ساحل اور بہترین صاف ستھرے ہوٹلوں کے باعث منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ ساحل پر بلند قامت ناریل کے درخت ساحل کی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث ہیں سیر و تفریح کے لئے ساحل سمندر آنے والے سیاح سستے داموں کچا ناریل جی بھر کر پیتے ہیں اور کچی گری کے خوب مزے اڑاتے ہیں ایسے ہی اناناس اور کیشو نٹ بھی ارزاں نرخوں میں عام مل جاتے ہیں۔ ایک اچھا تنومند اناناس اڑھائی شلنگ سے تین شلنگ تک مل جاتا ہے۔ کینیا کا شلنگ قریباً ایک پاکستانی روپے کے برابر ہے۔ اسی طرح کیشو نٹ جو بہت خوش ذائقہ خشک پھل ہے تیس شلنگ میں ایک کلو مل جاتا ہے۔

کہتے ہیں ممباسہ آج سے قریباً چالیس سال پیشتر گھنے جنگلات میں گھرا ہوا تھا۔ اسی زمانے کی بات ہے کہ ایک دفعہ اس شہر کے مکینوں پر ایک بڑی آفت نازل ہوئی۔ ہوا یوں کہ دن کے وقت شہر میں تین شیر گھس آئے اور شہر میں خوف و ہراس کے باعث بھگدڑ مچ گئی۔ شہریوں کی اس کیفیت کو دیکھ کر ایک نوجوان افضل خان نے جو بہترین شکاری ہیں بڑی دلیری سے اپنی رائفل سنبھالی اور شیروں سے مقابلہ کے لئے میدان میں آ گئے اور بڑی چستی اور چالاکی سے اپنے فن کا بہترین مظاہرہ کیا۔ افضل خان سے مجھے بھی ملنے کا متعدد بار موقع ملا۔ انہوں نے یہی واقعہ بیان کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ شہر میں شیروں کی آمد سے کچھ روز قبل میں نے خدا تعالیٰ سے اس کی ہستی کا ثبوت مانگا اور دعا کی کہ اے اللہ اگر تو موجود ہے تو مجھے اپنا کوئی نشان دکھا۔ ایسا نشان جس سے میرا ایمان مضبوط ہو جائے۔ بقول افضل خان اس دعا کے بعد شہر میں تین شیروں نے گھس کر قیامت برپا کر دی۔ چنانچہ افضل خان نے اپنی بزرگ والدہ سے دعائیں لیتے ہوئے تہورانہ انداز میں ایک خاص جگہ پر نشست لے کر بہترین حکمت عملی اختیار کر کے اس انداز سے تین شیروں پر حملہ کیا کہ ہر نشانے کے ساتھ ایک شیر کو چت کر دیا اور اس طرح تین کامیاب فائروں سے تینوں شیروں کا خاتمہ کر کے شہریوں کے جان و مال کو تحفظ بخش کر ایک عظیم الشان خدمت سرانجام دینے کی تاریخی سعادت حاصل کی۔ افضل خان کے اس عظیم کارنامے پر اس وقت کے انگریز حکمرانوں نے افضل خان کو اس کی بہترین خدمت کے شکریہ کے طور پر "SIMBA TATU" کا ٹائیٹل عطا کیا۔ اور ملک کے تمام اخبارات میں افضل خان کی تصاویر کے ساتھ اس واقعہ کی حکومت کی طرف سے خوب تشہیر ہوئی۔ سواحیلی زبان میں SIMBA شیر کو کہتے ہیں اور TATU تین کے عدد کو بولتے ہیں اس طرح SIMBA TATU کا مطلب ہے "تین شیر" یعنی افضل خان ایسا نوجوان ہے جو تین شیروں سے بڑھ کر طاقت کا حامل ہے۔ قارئین یہ معلوم کر کے بہت خوشی محسوس کریں گے کہ افضل خان جو اب اسی سال کے لگ بھگ ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔ اور اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو شکاریات کے میدان میں بھی ایک امتیازی شان اور خاص مقام عطا کیا ہے۔

ممباسہ میں FERRY کے ذریعہ آمد و رفت:

ممباسہ چونکہ آئی لینڈ ہے اس لئے مضافاتی علاقوں سے اس کا رابطہ فیری کے ذریعہ قائم ہے۔ مضافات سے لوگوں کی کثرت اسی ذریعہ سے اپنے کام کاج کے سلسلہ میں شہر میں آتی ہے۔ FERRY چوبیس گھنٹے چلتی رہتی ہے۔ راقم سینکڑوں مرتبہ دینی مقاصد کی خاطر اس بحری جہاز میں سفر کر چکا ہے۔ جہاز کی بالائی منزل پر دعوت الی اللہ کی مجالس میگا فون کے ذریعہ لگانے کا موقعہ تو روز ہی ملتا تھا اور اس پر مستزاد یہ کہ بحر مواج کے نظارے لگے ہاتھوں بے دام میسر آتے تھے۔ قارئین کو اس بات سے خوشی محسوس ہوگی کہ ممباسہ میں مسلمان اقلیت میں نہیں ہیں بلکہ عیسائی اور مسلمان دونوں پچاس فیصدی کے تناسب سے آباد ہیں۔ اور اس صوبہ میں مسلمانوں کو بھی ملکی وزارت میں حصہ ملتا ہے۔ آج سے قریباً چھ سال قبل شریف ناصر صوبائی اسمبلی میں مسلمانوں کے نمائندہ وزیر تھے۔ اس علاقہ میں اکثریت سواحیلی زبان بولتی ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ دینی کتب کا مطالعہ بھی سواحیلی میں شوق سے کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اس خطہ میں دین حق کی تشہیر کے لئے دینی کتب کا سواحیلی ترجمہ کرنے میں تمام مکتبہ ہائے فکر پر سبقت حاصل ہے۔ اس علاقہ میں لوگوں کی کثرت جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے خاطر خواہ استفادہ کرتی ہے۔ اہل سنت والجماعت کے مشہور عالم دین جناب شیخ عبداللہ الصالح الفارسی کو قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ کرنے کا ۱۹۶۳ء میں موقعہ ملا جبکہ یہی خدمت جماعت احمدیہ کی طرف سے اس علاقہ کے لوگوں کی دینی ضرورت کے پیش نظر ۱۹۵۳ء میں سرانجام دے دی گئی تھی۔

کینیا میں مذہبی آزادی

کینیا میں پوری طرح مذہبی آزادی ہے۔ ہر شخص اپنے دین کی تشہیر آزادی سے کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ ممباسہ میں جہاں کثرت سے مسلمان آباد ہیں عیسائی مناد پورے زور شور اور اہتمام کے ساتھ اس شہر میں عیسائیت کی منادی کرتے ہیں MWEMBE TAYARI ممباسہ میں ایک مشہور و معروف جگہ ہے یہاں پر لوگوں کا اژدہام ہوتا ہے اور سڑک کے دونوں طرف مسلمان اور عیسائی مناد اپنے اپنے دین کی میگا فون کے ذریعہ منادی کرتے ہیں۔ لوگ بڑی سنجیدگی اور دلچسپی کے ساتھ مقررین کی تقاریر سنتے ہیں اور پھر ان سے مختلف سوالات بھی کرتے ہیں۔ راقم کو بھی اس جگہ متعدد بار مختلف مکتبہ ہائے فکر کے لوگوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور آپ کے روحانی معجزات سے مکمل واقفیت کے حصول کی غرض سے بعض مناد جماعت احمدیہ کی کتب کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتے ہیں۔ ایسے ہی عیسائیت کا ابطال بھی خوبصورت طریقے سے احمدیہ سواحیلی لٹریچر میں موجود ہے عیسائیت کے ساتھ کامیاب مقابلہ کے لئے سکالرز کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اس کا خرید کر مطالعہ کریں چنانچہ اس علاقہ میں حضرت مولانا ابوالعطا صاحب کی کتاب "پادری عبدالحق کے ساتھ مناظرہ" کا سواحیلی ترجمہ اپنوں اور غیروں میں مقبول عام کی سند رکھتا ہے۔

کینیا کا موسم

کینیا خط استوا پر واقع ہے اصولاً یہاں شدید گرمی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ خط استوا پر سورج کی شعاعیں سیدھی پڑتی ہیں لیکن یہ امر قابل تعجب ہے کہ یہاں کا موسم حد درجہ معتدل ہے اور اس کی عام فہم وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہاں بارش کثرت سے ہوتی ہے اور طویل سرسبز و شاداب پہاڑی سلسلے نہ صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرمی کی حدت کم کرتے ہیں بلکہ بعض مقامات پر موسم میں خوشگوار سردی کی لہر بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ جون کا مہینہ کینیا میں سردی کا مہینہ متصور ہوتا ہے۔ ان دنوں نیروبی دارالحکومت میں خوشگوار سردی کا موسم ہے۔ بارش ہونے پر یہاں کے باشندے سویٹر اور کوٹ کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ لیکن انہیں ایام میں ممباسہ اور کسومو میں دن کے وقت بغیر کوٹ اور سویٹر کے چل پھر سکتے ہیں۔ اور شام کے قریب اپنے گرم ملبوسات اگر چاہیں تو استعمال کر سکتے ہیں۔

مشہور شہر

(۱) نیروبی (۲) ممباسہ (۳) ناکورو (۴) کسومو (۵) کریچو (۶) ایلڈوریٹ (۷) کٹالے (۸) KISII کیسی (۹) کاکامیگا (۱۰) مالینڈی (۱۱) بنگوما (۱۲) ٹاویٹا (۱۳) گرلیبہ (۱۴) ہومابے (۱۵) کنڈوبے (۱۶) ووئی (۱۷) لامو۔

نیروبی

کینیا کا دارالحکومت ہے۔ ایبٹ آباد کے پہاڑی حصوں سے کافی ملتا ہے لیکن یہاں بہت خوبصورت اور بلند عمارتیں شہر کی رونق دوبالا کر رہی ہیں۔ صفائی کا تمام شہر میں بہترین انتظام ہے۔ سڑکیں کشادہ اور معیاری ہیں۔ نیشنل پارک اور سنیک پارک سیر و تفریح کے لئے بہت مشہور ہیں۔ اس شہر کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہاں ہر سال ایک مرتبہ زرعی میلہ کا انعقاد ہوتا ہے اور نیروبی شہر میں ہونے والا میلہ دوسرے شہروں میں ہونے والے میلوں سے زیادہ دن تک رہتا ہے اگر دوسرے شہروں میں یہی میلہ تین دن منعقد ہو تو نیروبی میں اس کی معیاد سات دن تک ہوتی ہے۔ قومی سطح پر لوگوں کو ترغیب دلائی جاتی ہے کہ وہ ضرور زرعی میلوں میں شامل ہو کر اپنی اپنی سرگرمیوں کا اظہار کریں۔ چنانچہ ان میلہ جات میں جہاں تہذیب و ثقافت کے اظہار کے لئے مختلف پروگرام رکھے جاتے ہیں وہاں مذہبی تنظیموں کو بھی مکمل آزادی ہوتی ہے کہ وہ بھی میلہ جات میں باقاعدہ شرکت کر کے اپنے اپنے مذہب کا پرچار کریں۔ ان میلہ جات میں عیسائی تنظیمیں اپنے بک سٹال لگاتی ہیں۔ اور اپنے مذہب کے پرچار کے ساتھ ساتھ اپنی کتب فروخت بھی کرتے ہیں۔ لوگوں کے مذہبی رجحان کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہاں پر لوگ مذہبی کتب شوق سے خرید کر پڑھتے ہیں ان میلہ جات میں جماعت احمدیہ کو بھی ہر سال پورے اہتمام کے ساتھ بک سٹال لگانے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ نیروبی کے سنیک پارک کے متعلق یہ معلوم کر کے آپ حیران ہوں گے کہ سانپوں کے اس خاص باغ میں تمام سانپ آزاد پھرتے نظر آتے ہیں۔ بعض درختوں پہ لٹکے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن کوئی سانپ کسی زائر کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

کینیا کی قومی زبان

کینیا کی قومی زبان سواحیلی ہے۔ لیکن دیہاتوں میں کثرت سے قبائلی زبانیں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ خاص طور پر دیہاتوں میں خواتین سواحیلی نہیں سمجھتیں صرف پڑھا لکھا طبقہ یا وہ لوگ جو ساحل پر آباد ہیں روانی سے سواحیلی بولتے ہیں۔ سواحیلی زبان کے بارہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ زبان صرف کینیا میں ہی نہیں بلکہ پورے مشرقی افریقہ میں بولی جاتی ہے۔

مشہور قبائل

کینیا میں بہت سے قبائل پائے جاتے ہیں مشہور قبائل کے نام قارئین کی معلومات کے لئے درج ذیل ہیں:۔

(۱) KIKUYU کی کویو
(۲) LUO (۳) LUHIYA
لوہیہ (۴) نانڈھی (۵) کو بنجین۔
(۶) KISII (۷) MKAMBA
(۸) مسائی (۹) ڈیگو (۱۰) گریاما
(۱۱) ٹائٹا (۱۲) KIBSI (۱۳)
MTESO۔

قبائلی رسم و رواج

کینیا کے لوگ قبائل میں رہتے اور اسی ذریعہ سے متعارف ہوتے ہیں۔ کینیا کے بڑے دو قبیلے KIKUYU اور LUO ہیں۔ سیاسی اعتبار سے بھی ان میں خاصی کشمکش ہوتی رہتی ہے ملکی سیاست پر فی الوقت کی کویو اور نانڈھی قبائل غالب ہیں۔ کینیا کے موجودہ صدر مسٹر دانیال آراپ موئی کو لنجین قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ نانڈھی قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے میں کی کویو قبیلہ نے قابل قدر خدمات انجام دیں تھیں۔ یہ قبیلہ جنگجو واقع ہوا ہے۔ اس قبیلہ کے لوگ بہت بہادر ہیں۔ کینیا کے پہلے صدر آنجہانی جومو کنیاٹا اسی قبیلہ سے تھے اور اُن کی مسلسل جدوجہد اور قربانیوں کے نتیجہ میں اس ملک کو انگریز حکمرانوں کی غلامی سے نجات ملی۔ آنجہانی جومو کنیاٹا کینیا میں آج بالکل ایسے ہی عزت و احترام سے یاد کئے جاتے ہیں جیسے پاکستان میں بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح رح۔

دانت اتروانے کی رسم

قبیلہ لوؤ بہت ہی ملنسار اور مہمان نواز قبیلہ ہے ان کی خاص رسومات میں سے ایک عجیب رسم یہ ہے کہ اس قبیلہ کے لوگ اپنی امتیازی حیثیت برقرار رکھنے کی غرض سے منہ کے سامنے کے دو دانت نکلوا دیتے ہیں۔

کان کٹوانے کی رسم

بالکل ایسے ہی قبیلہ مسائی کے لوگ جو تاحال جنگلوں میں رہنا پسند کرتے ہیں اپنی انفرادیت بحال رکھنے کی غرض سے اپنے کان کا ایک حصہ کٹوا دیتے ہیں اس قبیلہ میں قریباً تمام لوگ ناخواندہ ہیں۔ آج سے سات سال قبل اس قبیلہ کے قوی ہیکل شخص جناب OLITIPTIP کینیا حکومت میں قدرتی پیداوار کے وزیر تھے کینیا حکومت اکثر غیر ملکی وزراء کی آمد پر ان کے استقبال کے لئے جناب OLITIPTIP کو مامور کرتی تھی اپنے قبیلہ میں یہی ایک واحد شخص ہیں جو ایک اعلیٰ عہدے تک پہنچے ہیں

اکل و شرب کی رسوم

کینیا کے باشندے عام طور پر بہت مہمان نواز ہیں۔ چنانچہ کھانا پیش کرنے سے قبل ان میں یہ ایک بہت پسندیدہ دستور ہے کہ مہمان کے ہاتھ صاف کروانے کے لئے پانی پیش کیا جاتا ہے۔ اور ایک قبیلہ میں تو مہمان کی اتنی عزت کی جاتی ہے کہ چھوٹے بچے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مہمان کی خدمت میں پانی پیش کرتے ہیں۔ مہمانوں کے ہاتھ دھلانے کے بعد کھانا پیش کرنے سے قبل ہلکا سا ناشتہ مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور پھر کچھ وقفہ کے بعد جب کھانا اہتمام کے ساتھ تیار ہو جاتا ہے تو پھر مہمانوں کی خدمت میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ پُرتکلف کھانوں میں۔ مرغ۔ گائے۔ بکرے اور مچھلی کے گوشت اپنے خاص طریق کے مطابق تیار کر کے پیش کئے جاتے ہیں۔ افریقن طور طریق کے مطابق مرغ اپنے کراؤن اور پنجوں سمیت پکایا جاتا ہے۔ مرغ ذبح کرنے کے بعد پروں سمیت ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دیا جاتا ہے اور پھر چند ساعت میں اس کے تمام پر آسانی سے اتر جاتے ہیں اور پھر اسے کچھ دیر کوئلوں پر رکھ کر اس کے باریک باریک روئیں صاف کئے جاتے ہیں جب باہر کی صفائی مکمل ہو جاتی ہے تو پھر پیٹ چاک کر کے اندرونی حصہ صاف کیا جاتا ہے۔ عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والے افریقن مرغ کے گوشت کا کوئی حصہ بھی نہیں پھینکتے بلکہ مرغ اور بکرے کی آنتوں کو بھی صاف کر کے پکا لیا جاتا ہے۔

زندہ پروانے کھانے کا رواج

کینیا میں کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں بارش کے بعد ہر طرف زمین پروانوں سے سیاہ ہو جاتی ہے۔ افریقن باشندے اور خاص طور پر چھوٹے بچے ان پروانوں کے پیچھے بھاگتے ہیں اور انہیں پکڑ پکڑ کر زندہ ہی کھا جاتے ہیں۔ بازار میں بھی پروانے فرائی کر کے قیمتاً بھی دستیاب ہوتے ہیں۔ سرکاری دفاتر کے باہر دفتروں میں وقفہ کے دوران اکثر لوگ ان پروانوں کو کوکاکولا یا کسی اور مشروب کے ساتھ تناول کرتے ہیں۔

اسیران راہِ مولیٰ کیلئے خصوصی درخواست دعا

جماعت احمدیہ کے کئی افراد ملک کی مختلف جیلوں میں قید ہیں۔ یہ اسیرانِ راہِ مولیٰ احباب جماعت کی خصوصی توجہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام اسیران راہِ مولیٰ کو رہائی عطا کرے۔ اپنے فضلوں سے نوازے اور ہمت و استقامت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسیری کی مشکلات کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سبزیوں کو خشک کرنا

(کریلے)

الطاف احمد (طالب علم ایم ایس سی-آنرز)
فوڈ ٹیکنالوجی - زرعی یونیورسٹی ، فیصل آباد

ہمارے ملک میں سبزیاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے وافر مقدار میں پیدا ہوتی ہیں ۔ لیکن ہمارا مارکیٹنگ کا نظام صحیح نہ ہونے کی وجہ سے ان کی قیمتوں میں عدم توازن پایا جاتا ہے ۔ اس عدم توازن کی وجہ سے منڈیوں میں سبزی کی بھرمار ہو جاتی ہے جس سے اضافی سبزی گل سڑ کر ضائع ہو جاتی ہے ۔ ایک اندازے کے مطابق ہر سال تقریباً ۲۵ سے ۳۰٪ سبزیاں گل سڑ کر ضائع ہو جاتی ہیں ۔

اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس ضیاع کو ہر صورت میں ختم کر دیں تاکہ سبزیوں کے اس حصہ کو بھی ہم استعمال کر سکیں اور ملکی ضروریات کو پورا کر سکیں ۔

اس کی ایک صورت یہ ہے کہ ہم سبزیاں خشک کر لیں ، یہ بہت آسان اور سستا طریقہ ہے ۔ گو اس کے علاوہ اور بھی بہت طریقے ہیں ، مثلاً منجمد کر لیں مگر وہ ہر کسی کے لئے ممکن نہیں ۔

سبزیوں کو خشک کرنے کا طریقہ خاصا پرانا ہے ۔ لیکن ڈی ہائیڈریشن کے طریق کی طرف مکمل توجہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے دی گئی ۔ اس تحقیق میں کئی ایک مشینیں ایجاد کی گئیں جن میں درجہ حرارت ، نمی اور ہوا کی رفتار کو کنٹرول کر کے اعلیٰ کوالٹی کی خشک شدہ سبزی تیار کی جا سکتی ہے ۔

گھریلو طور پر سبزیوں کو دھوپ میں خشک کیا جاتا ہے ۔ گو اس کی کوالٹی مشینوں سے خشک شدہ سے کم ہوتی ہے ۔

کریلے

موسم گرما کی ایک اہم سبزی ہے ۔ کریلا زیادہ تر ذیابیطس کے مریضوں کے لئے مفید ہے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی کڑواہٹ شوگر کے لیول کو کم کر دیتی ہے ۔ چنانچہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کریلوں کو محفوظ کر لیں ، تاکہ ان کے سارا سال استعمال سے شوگر کنٹرول میں رہے ۔

کریلوں کو خشک کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور پر خاص طور پر توجہ دیں ۔

۱۔ سبزی کی خریداری

کریلے خریدتے وقت ان کی رنگت ، جسامت اور پکنے کے معیار کو جانچنا ۔ مراد یہ ہے کہ وہ زیادہ پکے ہوئے نہ ہوں بہت اہم ہیں ، چونکہ یہ سب چیزیں خشک شدہ سبزی کی کوالٹی کو متاثر کرتی ہیں ۔

۲۔ سبزی کی تیاری

سبزی کو کھلے پانی میں اچھی طرح دھو لیں ، اگر ان میں کوئی ناقص یا گلے سڑے حصے ہوں تو انہیں کاٹ دیں ۔

کریلوں سے بیج اور گودا نکال دیں ۔ (اگر مناسب سمجھیں)

اسی طرح اگر کریلوں کی کڑواہٹ کم کرنا چاہیں تو انکے باہر کھردری سطح کو تھوڑا سا چھیل لیں ۔ کریلوں کو اپنی مرضی کے مطابق کاٹ لیں اور نمک لگا کر تھوڑی دیر رکھ دیں ۔ اس طرح ان کی کڑواہٹ کم ہو جائے گی ۔

۳۔ بلانچنگ

ہمارے ہاں لوگ سبزیاں خشک تو کرتے ہیں مگر وہ بہت ہی پرانے اور سادہ طریقوں سے خشک کرتے ہیں ، جس سے کوالٹی اتنی عمدہ نہیں ہوتی اور نہ ہی رنگت یکساں طور پر برقرار رہتی ہے ۔ بلانچنگ طریقے میں کریلوں کو بھاپ یا پانی میں گرم کیا جاتا ہے ۔ اس طریقے سے کریلوں میں موجود این زائم اس کے پکنے کے عمل کو روک دیں گے ۔

اس طریقے سے خشک کی ہوئی سبزی کی رنگت بہتر ہوتی ہے ۔ اور وہ پکنے پر خوش ذائقہ ہوتی ہے ۔ سبزی کو ۲ سے ۵ منٹ تک ابلتے ہوئے پانی میں ڈبونے سے بلانچنگ کا عمل مکمل ہو جاتا ہے ۔ اس کے بعد سبزی کو ٹھنڈے پانی میں ڈال کر کمرہ کے درجہ حرارت تک ٹھنڈا کر لیا جاتا ہے ۔

۴۔ دھوپ میں خشک کرنا

کسی صاف ستھری چارپائی پر باریک ململ کا کپڑا اس طرح بچھائیں کہ آدھے کپڑے پر سبزی آ جائے اور باقی آدھے کپڑے سے اسے ڈھانپ دیں ، تاکہ سبزی گرد و غبار ، مکھیوں وغیرہ سے محفوظ رہے ۔ سکھانے کے دوران سبزی کو دن میں ایک دو دفعہ ہلاتے رہیں ۔ رات کے وقت سبزی کو اکٹھا کر کے کسی ایسی جگہ رکھیں جہاں وہ نمی جذب نہ کر سکے ۔ رات کے وقت سبزی کو اسی کپڑے میں باندھ لیں ، اس طرح سے خود سبزی میں بھی نمی برابر ہو جائے گی ۔ مثلاً جو حصے زیادہ خشک ہو گئے ہیں وہ دوسرے حصوں سے نمی لے لیں گے ، اور اس طرح تمام سبزی کی نمی ایک جیسی ہو جائے گی ۔

۲-۳ دن تک جب سبزی بھربھری ہو جائے اسے دھوپ میں خشک کر لیں ۔

۵۔ خشک سبزیوں کو بند کرنا

خشک شدہ سبزیوں کو ایسے ڈبوں میں بند کریں جن میں ہوا ، نمی اور کیڑے وغیرہ داخل نہ ہو سکیں ۔ اس کے لئے شیشے کے جار مناسب رہیں گے ، مگر بار بار جار کھولنے سے اس میں نمی اور ہوا وغیرہ داخل ہوتی رہے گی ۔

دوسرا طریقہ پلاسٹک کے لفافوں میں بند کرنا ہے ۔ یہ طریقہ کم خرچ اور بہت موزوں ہے ۔ لفافے سیل بند کر لیں ۔

۶۔ سیل بند کرنے کا طریقہ

کسی گرم دیگچے کے ساتھ لفافے کو آہستہ آہستہ آگے چلائیں تو وہ گرمی سے سیل بند ہو جائے گا ۔ یا پھر موم بتی کو جلا کر اس کے شعلے پر سیل بند کر لیں ۔

۷۔ خشک سبزیوں کا استعمال

جتنی مقدار پکانا مقصود ہو اسے اتنے پانی میں ڈبوئیں جس میں وہ بھیگ جائے ۔ خشک سبزی کو رات بھگو دیں تو صبح وہ پکانے کے قابل ہو جائے گی ۔ ویسے ۴-۵ گھنٹے درکار ہوتے ہیں ۔ مناسب گرم پانی کے استعمال سے یہ وقت اور بھی کم ہو جائے گا ۔

سردیوں کے موسم میں کسی مہمان کے سامنے کریلے پکا کر رکھیں تو وہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا کہ سردیوں میں کریلے کہاں سے آ گئے ؟ اس طرح سے آپ اپنے مہمانوں کو مسرور و محظوظ کر سکیں گے ۔

کیا آپ تحریک جدید کا چندہ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور جماعت کی ترقی کے لئے دعا بھی کرتے ہیں ؟

سرزمینِ قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ ، ربوہ ، قلعہ کالر ، ملتان ، کراچی

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے ۲ سیلزمین جن کی تعلیم کم از کم میٹرک ہو ۔ اور ۲ چوکیداروں کی ضرورت ہے ۔ امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ملیں ۔
میاں بھائی ۔ ۱۰ ، منٹگمری روڈ ۔ لاہور
فون نمبر ۲۲۳۳۷۳-۲۲۳۳۷۲

کثرت پیشاب کورس — URINATION COURSE — ۴۰ روزہ کورس — قیمت ۴۰/-
بول بستری کورس — BED URIN COURSE — ۴۰ روزہ کورس — قیمت ۳۰/-
شوگر (ذیابیطس) کورس — DIABETES COURSE — ۴۰ روزہ کورس — قیمت ۸۰/-
پتھری گردہ کورس — KIDENY STONE COURSE — ۴۰ روزہ کورس — قیمت ۱۵۰/-
پتھری پتہ کورس — BILIARY COLIC COURSE — ۴۰ روزہ کورس — قیمت ۱۵۰/-
تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی - ربوہ
فون سیلز ۷۷۱ / کلینک ۶۰۶ / رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: خطبہ

والی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر باہمی محبت سے سرشار رہے۔ اگر ایسا ہو تو پھر کوئی بیرونی طاقت آپ پر حملہ کر کے آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ دشمن کی منافقانہ باتوں کو سنکر خاموش رہنا اور اثر قبول کرنا اور اس کی اطلاع نظام جماعت کو نہ دینا روحانی طور پر بیمار ہونے کے مترادف ہے۔ ہر وہ احمدی جو روحانی طور پر صحت مند ہے اُسے جب ایسے حملے کا ذرا سا بھی احساس ہوتا ہے وہ مجھے فوراً مطلع کرتا ہے یا نظام جماعت کو اطلاع دیتا ہے اس لئے میری نصیحت آپکو یہی ہے کہ آپ اپنی روحانی صحت کا بہت خیال رکھیں۔ ہوشمندی سے آنکھیں کھول کر اس بات کا مشاہدہ کرتے رہیں کہ کوئی دشمن شکوک و شبہات کا زہر تو نہیں گھول رہا۔ آپ ایک زندہ محبت کے نتیجے کے طور پر متاثر ہونے والے افرادِ جماعت کا فکر کریں جیسے والدین اپنے بچوں کی صحت کے بارہ میں فوراً فکرمند ہو جاتے ہیں آپ بھی رحم اور شفقت اور محبت کی خاطر ان پر نگاہ رکھیں نہ کہ جاسوسی اور محض تجسس کی خاطر۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دینِ حق میں جاسوسی کا نظام جاری کرنا اور خواہ مخواہ تجسس میں لگے رہنا ممنوع ہے اور اگر دینی معاشرہ صحت مند ہو تو باہمی محبت اور نگہداری کے ہوتے ہوئے کسی جاسوسی نظام کی ضرورت ہی نہیں رہتی اسی لئے ایک کروڑ احمدیوں کی باہمی محبت اور فکرمندی کی بنا پر باہمی نگہداشت کا کام معجزانہ طور پر کامیابی سے جاری ہے اور احمدیت میں کسی جاسوسی کی قطعاً کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ تمام شرارتوں سے بچنے کا آخری حربہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہی ہے۔ اس لئے میں آپ کو یہی نصیحت کرتا ہوں کہ ان بدلتے ہوئے حالات میں اور بہارِ نو کے ان بابرکت ایام میں آپ بھی دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے جاری رحم اور فضل کو جذب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا ہی ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور بد ارادہ دشمن کی کاوشیں آپ کے کمالِ حسن میں مزید اضافہ کا باعث بنتی چلی جائیں۔

کھیلیں

عالمی فٹ بال کپ

تہران میں ہونے والے عالمی فٹ بال کپ کوالیفائنگ راؤنڈ کے میچ میں ایران نے چین کو دو کے مقابلے میں تین گول سے ہرا دیا۔

آزادی سٹیڈیم میں کھیلے جانے والے میچ میں ۱۴ ویں اور ۵۱ ویں منٹ میں ایران کے محسن گروس اور علی افتخار نے گول کر کے اپنی ٹیم کو ابتدائی برتری دلادی چین کو ایشین کوالیفائنگ راؤنڈ کے فائنل میں پہنچنے کے لئے اگلے ہفتے آخری میچ میں جیت کی ضرورت ہے

انٹرنیشنل والی بال ٹورنامنٹ

روس کے شہر کیف میں ہونے والے مقابلوں میں چینی خواتین نے بی گروپ میں کیوبا کو ۱۰-۱۵، ۱۵-۱۷ اور ۹-۱۵ سے شکست دی۔ عالمی چیمپئن شپ میں رنر اپ رہنے والی کیوبا کی ٹیم نے گذشتہ روز کے میچ میں انہیں کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم بنائی جو سیول اولمپکس میں تیسرے نمبر پر رہی۔ سٹریٹ سیٹس میں شکست دینے والی چینی ٹیم نے حریف کیوبا پر تیزی سے تابڑ توڑ حملے کیے۔

اسی طرح گھانا کے شہر اکرا میں ڈیوس کپ افریقین گروپ دو کے فائنلز میں گھانا نے مراکش پر دو ایک کی برتری حاصل کر لی ہے

افتتاحی میچ میں چین نے سپین کو ۳-۰ سے ہرا دیا تھا۔ دیگر میچوں میں اولمپک چیمپئن روس نے سیول اولمپکس میں چوتھے نمبر پر رہنے والی جاپانی ٹیم کو ۱۱-۱۵، ۹-۱۵ اور ۷-۱۵ سے جبکہ مغربی جرمنی نے روس کی بی ٹیم کو ۱۲-۱۵، ۱۷-۱۵، ۹-۱۵ اور ۵-۱۵ سے، گروپ بی میں مشرقی جرمنی نے سپین کو ۱-۱۵، ۳-۱۵ اور ۵-۱۵ سے ہرا دیا۔

ٹور ڈی فرانس سائیکل ریس

فرانس میں ہونے والی ٹور ڈی فرانس سائیکل ریس میں امریکی سائیکلسٹ گریگ سمنڈ نے ریس میں اپنا دوسرا مرحلہ جیتا ہے۔ جبکہ فرانس کے لارنٹ فگنن کو مجموعی طور پر برتری حاصل ہے سمنڈ نے گذشتہ روز ۱۲۵ کلومیٹر کا ۱۹ واں مرحلہ ۱۷ منٹ اور ۵۳ سیکنڈ میں طے کیا۔

لارنٹ فگنن دوسرے نمبر پر رہا لیکن سمنڈ اس آخری پہاڑی مرحلے میں فگنن کی وقت کی برتری کم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ جو اس سے پچاس سیکنڈ کے فرق سے آگے ہے اور اب ریس کے آخری مرحلے میں لارنٹ فگنن کی کامیابی میں کوئی چیز حائل نہیں۔

فری کوچنگ کلاس کا انعقاد

امسال خدا کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے قائم کردہ "فری کوچنگ انسٹی ٹیوشن" کے تحت فری کوچنگ کلاس برائے ایف۔ اے/ایف۔ ایس سی اور پری کالج کلاس برائے میٹرک پاس طلباء کا اجراء کیا گیا۔ یہ کلاسز جامعہ احمدیہ میں ایک ماہ کے لئے (۱۰ جون سے ۹ جولائی تک) کامیابی کے ساتھ ہوتی رہیں۔ روزانہ چار پیریڈز صبح ۶-۴۰ سے ۹-۳۰ بجے تک ہوتے تھے۔ اساتذہ کرام نے بڑی محنت اور لگن کے ساتھ طلباء کے اسباق تیار کروائے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

انگلش: مکرم عبدالجلیل صاحب۔ مکرم ہارون احمد صاحب۔ مکرم عامر احمد صاحب

فزکس: مکرم نعیم احمد صدیق صاحب۔ مکرم منصور صاحب۔ مکرم لقمان صاحب۔ مکرم محمود صاحب۔ مکرم فرید احمد صاحب۔

میتھ: مکرم مبارک احمد صاحب مکرم عبدالقدوس صاحب۔ مکرم محمد افضل صاحب۔

بائیالوجی: مکرم سید طاہر احمد صاحب مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب۔

کیمسٹری: مکرم ظفر اللہ خاں صاحب مکرم مبشر احمد صاحب۔ مکرم طیب حسین صاحب۔

سٹیٹ: مکرم ناصر جمیل صاحب۔ مکرم نور احمد صاحب۔ مکرم طارق محمود صاحب

اکنامکس: مکرم شوکت علی داہلہ صاحب

بعض مضامین کی کلاسز زیرو پریڈ اور جمعہ کے دن بھی ہوتی رہیں ہر جمعرات کو ۷-۹ بجے جامعہ ہال میں باعلم حضرات سے لیکچر کروائے جاتے تھے تاکہ طلباء درستی نصاب کے علاوہ دوسری سائنسی معلومات بھی حاصل کر سکیں چنانچہ مکرم منصور طاہر ملک۔ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور صاحب اور شاہد جنجوعہ صاحب نے فضائی آلودگی، "ہم اور ہمارا دل" وغیرہ پر لیکچرز دیئے۔

سیکنڈ ایئر کے ۳۹ طلباء اور فسٹ ایئر کے ۴۲ طلباء ان کلاسز سے مستفید ہوئے ہر دو کلاسز کے منتظم اعلیٰ مکرم سید عبدالقدوس صاحب (نائب ناظم امور طلباء) تھے انتظامی امور میں ان کی معاونت محمد افضل صاحب اور سید احمد نعمان صاحب نے کی۔

ان کلاسز کی اختتامی تقریب بتاریخ ۹ جولائی، مکرم چوہدری محمد علی صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و رپورٹ کے بعد صاحب صدر نے طلباء کو علم کے حصول کے لئے اپنے تجربات کی روشنی میں واقعات سے مزین نصائح فرمائیں اور سائنسی علوم کے حصول کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ آخر پر آپ نے اساتذہ اور منتظمین کے لئے دعا کی کہ اس کارِ خیر کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ انکو احسن جزا دے۔

(داؤد احمد چٹھہ۔ ناظم امور طلباء)

ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے لئے خدمت کا ـــ نادر موقع

مجلس نصرت جہاں کو فوری طور پر ایسے ہومیو ڈاکٹروں کی ضرورت ہے جو انگریزی زبان میں ہومیو کلینک چلانے کے ساتھ ساتھ طالب علموں کو ہومیوپیتھی کی تعلیم بھی دے سکیں۔ اپنی درخواست مقامی جماعت کے صدر صاحب سے تصدیق کروا کر فوراً بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

جب تین شخص بیٹھے ہوں۔ تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے وہ آزردہ ہو جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی باپ کی اولاد

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) کی ڈائری ۱۱ جون ۱۹۲۲ء سے ایک اقتباس

فرمایا:۔

"ایک مخلص اور قدیم احمدی جو فوت ہو چکے ہیں۔ انکی اولاد کی مذہبی نگرانی اور عام حالت کی اصلاح کے متعلق وہاں کے ایک احمدی کارکن کو ارشاد فرمایا کہ ۔ بہت مخلص اور قدیم احمدی تھے۔ ان کے بیٹوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ لڑکے جماعت کی امانت ہوتے ہیں۔ اگر خراب ہو جائیں تو اس کی ذمہ داری وہاں کی جماعت پر عائد ہوتی ہے۔"

(الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

اللہ تعالیٰ ہمارے جملہ قارئین اور ان کے اعزاء و اقرباء کو اور دوستوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کی ہر مشکل اپنے خاص فضل سے دور فرمائے۔ طالبعلموں کو اعلیٰ کامیابیاں عطا فرمائے اور حصول روزگار کے لئے کوشش کرنے والوں کی کوششیں احسن طریق پر کامیاب کرے۔ اسی طرح مریضوں کو اپنے فضل سے صحت عاجلہ وکاملہ عطا فرمائے۔

(ادارہ الفضل)

خبریں

★ ۔ وزیراعظم کے مشیر برائے اسٹیبلشمنٹ راؤ رشید نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت بغاوت پر آمادہ ہے۔ بڑے بڑے سینئر آفیسر تبادلوں کے خوف یا کسی اچھی جگہ تعیناتی کی خاطر اپنا ضمیر فروخت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کی طرح اسلام کے نام پر دھوکہ دینے والوں کا ساتھ نہ دیا جائے۔

★ ۔ سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس شفیع الرحمٰن اور مسٹر جسٹس سعد سعود جان پر مشتمل بینچ نے سرحد کے سابق گورنر اور وزیراعلیٰ جنرل (ریٹائرڈ) فضل حق کی ضمانت کے لئے اپیل کی درخواست مسترد کر دی۔ سپریم کورٹ نے درخواست دہندہ کی جانب سے ایس۔ ایم ظفر ایڈووکیٹ کی یہ درخواست منظور کر لی کہ پشاور ہائیکورٹ کے زیر بحث فیصلہ کا پیراگراف ۸ فیصلہ سے حذف کر دیا جائے جس میں جنرل (ریٹائرڈ) فضل حق کے قتل کی سازش میں ملوث ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

★ ۔ اشتہاری ملزم حاجی مرزا اقبال بیگ کو پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کے حکام نے گرفتار کر لیا ہے۔ ملزم نے خود کو ان کے حوالے کر دیا تھا۔ اس کی گرفتاری کیلئے گزشتہ ایک ماہ سے چھاپے مارے جا رہے تھے۔ بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے ملزم نے خود کو حکام کے حوالے کر دیا۔ ملزم لمبے عرصہ سے مبینہ طور پر منشیات کی تجارت اور سمگلنگ کر رہا تھا۔ لیکن وہ چالاکی سے کام لیتے ہوئے اپنے پیچھے کوئی سراغ نہیں چھوڑتا تھا۔ ملزم کے خلاف منشیات کے ایک مجریہ ۱۹۳۰ء کی دفعہ دس اور نفاذ حدود آرڈر مجریہ ۱۹۷۹ء آرٹیکل ۴ کے تحت دو مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ امکان ہے کہ پوچھ گچھ سے ملک اور بیرون ملک کام کرنے والے متعدد گروہوں کے بارے میں انکشافات ہوں گے۔

★ ۔ کراچی میں گزشتہ روز شروع ہونے والی بارشوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے جس سے شہر کا نظام درہم برہم ہو گیا اور غیر معمولی جانی و مالی نقصان ہوا۔ مختلف علاقوں میں بارہ افراد کے ہلاک ہونے کی خبریں ملی ہیں۔ متعدد افراد زخمی ہوتے ہیں۔ ملیر اور لیاری ندی میں طغیانی ہے۔ ۵۰ ہزار مکانات، دکانیں، ہوٹل اور مساجد پانی میں ڈوب گئیں۔

★ ۔ اسلامی جمہوری اتحاد کے صدر، وزیراعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف نے ایم کیو ایم کے وفد کے قائد امین الحق اور دوسرے ارکان کو پھلوں کا تحفہ بھیجا جن میں آم، سیب، آلو بخارا، کیلے اور خوبانی شامل تھیں۔ ان ٹوکریوں کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

A COMPLETE RANGE OF DEEP FREEZERS
UNIVERSAL
FREEZERS
▲ Ice Cream Cabinet
▲ Yogurt Freezers
▲ Bottle Freezers
▲ Deep Freezers

UNIVERSAL
Universal Appliances
P. O. Box 1400 Lahore Ph : 323751 Telex : 44912 TEKNO PK
ڈیلرز ربوہ: بھائی بھائی ٹریڈرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ